نظرات

جنوبی افریقہ کے صوبۂ نیٹال میں نیو کاسل (New castle) نام کا ایک نہایت پررونق اور شاندار شہر آباد ہے، اس میں کم وبیش دس برس سے ایک عربی مدرسہ قائم ہے جس کا نام دارالعلوم ہے اور جو ہے بھی دارالعلوم دیوبند کے نمونہ کا، صحیح بخاری اور صحیح مسلم تک یہاں حدیث کی تعلیم ہوتی ہے، اس مدرسہ کے پرنسپل اور مہتمم مولانا قاسم محمد سیما ہیں جو جنوبی ہند کے نامور عالم دین اور پختہ استعداد کے فاضل ہیں، ان کے علاوہ جو اور اساتذہ ہیں وہ بھی دیوبند یا کراچی کے فارغ التحصیل ہیں اور اپنے اپنے مضامین میں درس وبصیرت رکھتے ہیں۔ جنوبی افریقہ سے اردو بحیثیت مادری زبان کے ختم ہوچکی ہے اور اس کی جگہ انگریزی نے لے لی ہے، اس بنا پر اس مدرسہ میں بھی ذریعۂ تعلیم انگریزی ہے، ۱۹۸۱ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو مدرسہ میں میری دو تین تقریریں انگریزی میں ہی ہوئی تھیں اور اساتذہ اور طلبائے انھیں دلچسپی سے سنا تھا۔

مدرسہ کا تعلیمی سال، یہاں کے دوسرے اداروں اور یونیورسٹیوں کی متابعت میں، جنوری میں شروع ہوکر دسمبر میں ختم ہوجاتا ہے، امسال پہلی مرتبہ سات طلبہ دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد فارغ التحصیل ہوئے تھے، اس لئے مدرسہ کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا

ملک گیر پیمانہ پر مدرسہ کا پہلا جلسۂ تقسیم اسناد منعقد کیا جائے، اس غرض کے لیے مجلس نے ۱۱ر دسمبر بروز اتوار کی تاریخ مقرر کی اور ساتھ ہی راقم الحروف کا نام جلسہ کی صدارت، تقریر اور تقسیم اسناد کے لئے منظور کیا، چنانچہ مولانا قاسم محمد سیما نے تین چار ماہ پہلے مجھے خط لکھا اور میں نے دعوت قبول کرلی۔ دعوت نامہ مولانا سید احمد رضا بجنوری صاحب انوار الباری شرح صحیح البخاری کے نام بھی تھا اور انھوں نے بھی دعوت قبول کرلی تھی۔

جنوبی افریقہ کا سفر آسان نہیں ہے، اس کے لئے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، آخر خدا خدا کر کے یہ ہفتخواں طے ہوا اور ہم دونوں ایر انڈیا کے جہاز سے ۸ دسمبر کو شب میں ۹ بجے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے، بمبئی سے کینیا ایر ویز کے جہاز سے نیروبی پہونچے وہاں سے اٹلی کے جہاز کے ذریعہ جوہانسبرگ آئے، یہاں ایر پورٹ پر مولانا قاسم محمد سیما اور ایک صاحب اور موجود تھے، ان کے ساتھ کار میں ڈھائی سو میل کا سفر کار میں طے کر کے مغرب کے وقت نیو کاسل آئے اور مولانا سیما کے ہی وسیع اور کشادہ مکان پر قیام کیا، مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ اور شہر کے حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں، سب نہایت گرم جوشی اور محبت سے پیش آئے۔

۱۱ر دسمبر کو دس بجے ایک وسیع وعریض شامیانہ کے نیچے مدرسہ کے جلسۂ تقسیم اسناد کی کارروائی شروع ہوئی، جلسہ میں شرکت کی غرض سے نیٹال کے علاقہ کے علاوہ ٹرانسوال

اورکیپ ٹاؤن کے دور دراز علاقوں سے بھی لوگ جوق در جوق آئے تھے، محتاط اندازہ کے مطابق مردوں اور خواتین کی مجموعی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ ہوگی، جلسہ کا آغاز، راقم الحروف کی صدارت میں، قرآن مجید کی تلاوت اور نعتیہ نظموں سے ہوا، اس کے بعد جنوبی افریقہ کے ممتاز علماء و فضلاء اور مولانا سید احمد رضا بجنوری کی انگریزی اور اردو عربی میں مختصر مختصر تقریریں ہوئیں، ساتھ ہی ساتھ کوئی کوئی نظم اور عربی میں ایک مکالمہ اور ایک ڈرامہ بھی درمیان میں ہوتے رہے، آخر میں میری صدارتی تقریر انگریزی میں چالیس منٹ کے قریب ہوئی، تقریروں کا پروگرام ختم ہوا تو اب تقسیم اسناد کی کارروائی شروع ہوئی، اس سلسلہ میں سب سے پہلے مولانا قاسم محمد سیما نے ایک نہایت مفصل اور جامع رپورٹ مدرسہ کی تاسیس اور اس کے ماضی و حال اور مستقبل میں اس کے متعلق اپنے عزائم کے بارہ میں پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین کافی متاثر اور محظوظ ہوئے، اس کے بعد فارغ التحصیل طلبہ کو میں نے ختم بخاری کرایا اور ان طلباء کو اسناد اور عمامے تقسیم کیے، ان کے علاوہ تجوید و حفظ قرآن اور دوسرے انعامات کے مستحق طلباء کو انعامات بھی دیے، آخر میں جنوبی افریقہ کے نامور عالم دین اور جمعیت علمائے نیٹال کے صدر مولانا عبدالحق صالح عمرجی کی طویل دعا پر جلسہ کا اختتام خیر و خوبی اور کامیابی سے ہوگیا، اب ظہر کی نماز باجماعت شامیانے کے نیچے ہی ہوئی، نماز سے فراغت

ہوگئی تو تمام حاضرین کی خاطر مدارات، یہاں کی روایات کے مطابق، مکلف ظہرانہ (لنچ) سے ہوئی، عصر کے وقت تک سب مہمان رخصت ہو گئے، مدرسہ کی تعطیل کلاں شروع ہوگئی تھی، اس لیے اساتذہ اور طلبار بھی اپنے اپنے گھروں کے لیے رخصت ہونے لگے۔

میں اس کے بعد دو دن اور نیو کاسل میں ٹھہرا، مدت قیام میں مولانا سیما، ان کے اہل خانہ اور مدرسہ کے ارکان مجلس شوریٰ اور مولانا منصور الحق اور مولانا ممتاز الحق (دو پاکستانی اساتذۂ مدرسہ) نے جو غیر معمولی پذیرائی اور دل جوئی و مدارات کا معاملہ کیا ہے اس کے لئے ہم دونوں سراپا سپاس و تشکر و امتنان ہیں، فجزاهم الله عنا احسن الجزاء

۱۴ر کی صبح کو میں نیو کاسل سے ڈربن ہوائی جہاز سے پہونچا، ایر پورٹ پر حسب معمول حاجی موسیٰ پارک اور ان کی فیملی کے افراد موجود تھے، موصوف اور ان کے اہل خانہ کو اس ہیچ میرز کے ساتھ جو قلبی رابطہ اور محبت ہے جس کی وجہ سے وہ مجھ کو خط میں ہمیشہ Dear father سے مخاطب کرتے ہیں اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۲۴ر جولائی ۸۱ء کو جب میری اہلیہ کا انتقال ہوا تو اس کے بعد سے میاں موسیٰ پارک نے اصرار شروع کر دیا کہ غم غلط کرنے کے لئے میں دو تین مہینے کے لیے ان کے پاس ڈربن چلا آؤں، انھوں نے اس کا بھی یقین دلایا کہ میں یہاں صرف آرام کروں گا اور کسی جلسہ وغیرہ میں تقریر کرنے سے میں آزاد رہوں گا،

چنانچہ میں ستمبر میں یہاں آیا اور ڈیڑھ ماہ کے بعد واپس ہوا۔ اب نیو کاسل سے ڈربن انہی کی وجہ سے آیا تھا، یہاں اللہ کے فضل و کرم سے احباب کا وسیع حلقہ ہے، ان سب نے حسب سابق اپنی ملاقاتوں اور عنایتوں سے ممنون کرم کیا۔ اب پروگرام یہ ہے کہ ۲۵ر کو یہاں سے روانہ ہو کر جونسبرگ جاؤں گا، وہاں دو دن قیام کے بعد ۲۸ر کو زمبیا پہونچوں گا، وہاں تین روز کا پروگرام ہے، اس سے فارغ ہوکر زیارت حرمین شریفین اور عمرہ کی غرض سے حجاز مقدس حاضر ہوں گا، اور غالباً ایک ہفتہ کے بعد وطن واپسی ہوگی، والعلم عند اللہ۔

نمازیں

بچوں اور کم اردو پڑھے طلباء اور طالبات کے لئے آسان اردو میں سب سے مفید اور دلچسپ کتاب۔

مولانا مقبول احمد سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم کا شاھکار۔ حسن صورت اور حسن سیرت کا مرقع۔

عکسی طباعت۔ قیمت چار روپیہ -/4

ملنے کا پتہ: مکتبہ برھان اردو بازار دھلی